Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ :- الفضل لاہور ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

الفضل

روزنامہ

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

یوم :- چہارشنبہ

فی پرچہ ۱ر

۷ رجمادی الثانی ۱۳۷۱ھ

جلد ۶/۴۰ | ۵ رامان ۱۳۳۱ھ ش - ۵ مارچ ۱۹۵۲ء | نمبر ۵۶

مشرقی بنگال میں دشمنوں کی سازش

ناکام بنادی گئی

ڈھاکہ ۴ مارچ - مشرقی بنگال کے وزیراعلیٰ مسٹر نورالامین نے کہا ہے۔ کہ مشرقی پاکستان کے امن و سلامتی کو جو فوری خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ حکومت کے بروقت اقدامات کی وجہ سے وہ دور ہو گیا ہے۔ کمیونسٹوں - دشمن کے ایجنٹوں اور سیاسی شورش پسندوں نے پاکستان کو نقصان پہنچانے کے لئے ایک سازش کی - جسے سر اٹھاتے ہی کچل دیا گیا - دراصل یہ تخریبی عناصر زبان کے مسئلہ کی آڑ میں حکومت کا تختہ الٹنے پر تلے ہوئے تھے۔ جب صوبائی اسمبلی نے زبان کے متعلق قرارداد منظور کر لی۔ تو انہوں نے اور مطالبات پیش کر دیئے ×

جب کبھی متحدہ بنگال کا نعرہ بلند کیا - اور کبھی بعض ممبران اسمبلی کو مسلم لیگ سے مستعفی ہونے کی ترغیب دلائی - اسی لئے حکومت کو مجبوراً سخت کارروائی کرنا پڑی۔

شمالی جاپان میں ہلاکت خیز زلزلہ اور طوفان

زلزلے کے جھٹکے چار گھنٹے تک محسوس ہوتے رہے - دو شہروں کو فوری طور پر خالی کر دینے کا حکم

ٹوکیو ۴ مارچ - آج صبح شمالی جاپان میں شدید زلزلہ آیا جس کی وجہ سے سخت جانی و مالی نقصان ہوا۔ زلزلہ کے ساتھ سمندر کی طوفانی لہروں نے بھی بہت تباہی مچائی زلزلہ کے جھٹکے چار گھنٹے تک محسوس ہوتے رہے شدید خطرے کے پیش نظر دو شہروں کو فوراً خالی کر دینے کا حکم دے دیا گیا۔ اب تک جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان کے مطابق سو سے زیادہ افراد ہلاک اور ۱۸۰۰ سے زیادہ مکان تباہ ہوئے ہیں یہ محض ابتدائی اندازہ ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ جانی و مالی نقصان اس سے کہیں زیادہ ہوا ہے ٹوکیو سے دو سو میل شمال میں کوشیرو شہر اور بندرگاہ کو زبردست نقصان پہنچا ہے۔ وہاں ساحلی علاقوں میں جگہ جگہ آگ بھڑک اٹھی - کیونکہ بہت سے ایسے مکان گر گئے۔ جو لکڑی اور پتھر کے بنے ہوئے تھے۔ کوشیرو کے قریب ایک گاؤں جو پانچ سو مکانوں پر مشتمل تھا - بالکل تباہ ہو گیا - سمندر کا پانی شہروں اور دیہات میں آ داخل ہوا۔ بعض شہروں کی گلیوں میں چار چار فٹ پانی کھڑا ہوا ہے۔ بندرگاہ کوشیرو میں کئی کشتیاں بہہ گئیں - نیز بہت سے جہاز بھی طوفانی لہروں کی لپیٹ میں آ گئے۔ ان میں سے کئی جہازوں کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ وہ ڈوب رہے ہیں - اس زلزلہ اور طوفان سے ہون شو اور ہوکیڈو کے جزیرے متاثر ہوئے ہیں - نسبتاً مؤخر الذکر میں زیادہ نقصان ہوا ہے - ساحلی علاقوں میں طوفانی لہریں گری ہوئی عمارتوں کو بہا کر لے گئیں پانچ ریل گاڑیاں پٹڑی سے اتر گئیں پل آناً فاناً تباہ ہو گئے شمالی علاقے میں پہاڑ ٹوٹ ٹوٹ کر گرنے لگے - بعد کی اطلاع مظہر ہے کہ اگرچہ ہلاک ہونے والوں کی تعداد سینکڑوں تک ہی محدود بتائی جاتی ہے - لیکن بے اندازہ لوگ زخمی ہوئے ہیں - ۲۵۰۰ سے زیادہ مکان لہروں کی لپیٹ میں آ کر بہہ گئے ہیں - ایک اطلاع کے مطابق جاپان کی تاریخ میں اب تک جو شدید ترین زلزلے آئے ہیں - اس زلزلہ کو ان میں سے شمار کیا جا سکتا ہے۔

چھوٹے چھوٹے زرعی رقبوں کو ملا کر یکجا کرنے کے طریقے لازمی قرار دینے کی تجویز

سرحد اسمبلی میں غیر سرکاری قرارداد اتفاق رائے سے منظور کر لی گئی

پشاور ۴ مارچ - آج سرحد اسمبلی میں ایک غیر سرکاری قرارداد اتفاق رائے سے منظور کر لی گئی - اس میں سفارش کی گئی تھی - کہ چھوٹے چھوٹے زرعی رقبات کو ملا کر انہیں یکجا کرنے کے طریقوں کو لازمی قرار دے دیا جائے۔ وزیر اعلیٰ خان عبدالقیوم خاں نے اس تجویز کی حمایت کرتے ہوئے کہا - جہاں زمین چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بٹی ہوئی ہے - وہاں امداد باہمی کے ذریعہ زراعت کے طریقے کو رواج دینا چاہیئے - اگر اسمبلی نے اس سے اتفاق ظاہر کیا - تو اس چیز کو آئندہ مسودہ قانون کی شکل میں پیش کر دیا جائیگا - آج کے اجلاس میں ۱۶ غیر سرکاری قراردادوں کا نوٹس دیا گیا تھا - ان میں سے ۹ واپس لے لی گئیں - دو کی تحریک ہی نہیں کی گئی - تین اتفاق رائے سے منظور ہوئیں۔ سوالات کے وقت شہری رسد کے وزیر نے اعلان کیا - کہ صوبے میں اناج اور خوراک وغیرہ کی کوئی قلت نہیں ہے۔ مرکزی حکومت نے سرحد کو پنجاب سے ۹ ہزار ٹن گیہوں دلوایا ہے - اس میں سے چار ہزار ٹن پہنچ چکا ہے۔ حکومت اس گیہوں کو پندرہ مئی تک استعمال میں لائے گی۔ مزید برآں مرکز نے چاول مہیا کرنے کا بھی وعدہ کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے بتایا - کہ اب سرحد اور پنجاب میں گیہوں کی قیمتیں برابر گر رہی ہیں۔ آج اسپیکر نے ایک تحریک التوا کی اجازت نہیں دی - جناح عوامی لیگ کے پیرزادہ احمد گل خان عبدالغفار خاں کی صحت کے متعلق بحث کی تحریک پیش کرنا چاہتے تھے۔ لیکن اسپیکر نے کہا - کہ عطاء اللہ خاں کی طرح خان عبدالغفار خاں کی حراست کا معاملہ بھی صوبائی مجلس قانون ساز سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ اس لئے اس پر بحث کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اس پر سید حسین جان خاں - احمد گل خاں اور ارباب محمد اشرف خان ایوان سے اٹھ کر چلے گئے۔

اینگلو مصری مذاکرات پھر شروع ہونگے

قاہرہ ۴ مارچ - مصر کے وزیر اعظم ہلالی پاشا اور برطانوی سفیر سر رالف سٹیونسن برطانوی مصری جھگڑا طے کرانے کے سلسلے میں بات چیت کرنے کے سوال پر متفق ہو گئے ہیں۔ یہ ابھی پتہ نہیں چل سکا - کہ بات چیت کب شروع ہوگی۔

بندرگاہ چاٹگام کی گودیوں میں ریت جمع ہونے کا حل تلاش کر لیا گیا

لاہور ۴ مارچ - پنجاب کے تین ماہر انجینئروں نے جن میں شیخ محمد عبدالحمید خاں؛ محمد اعظم اور خواجہ عبدالغفور کے نام شامل ہیں۔ بندرگاہ چاٹگام کی گودیوں میں ریت جمع ہو جانے کا تسلی بخش حل تلاش کر لیا ہے۔ مرکزی حکومت نے اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ان سے مشورہ طلب کیا تھا۔ انہوں نے جو سکیم پیش کی محکمہ انہار کے تحقیقاتی ادارے میں آزمائش کے بعد اسے تسلی بخش پایا گیا۔ وزیر مواصلات سردار بہادر خاں نے آج صبح ادارے میں اس سکیم کے عملی تجربہ کا مشاہدہ کیا۔ اس سکیم کے تحت بندرگاہ کی گودیوں سے ڈیڑھ میل کے فاصلے پر دریائے کرنافلی میں چڑھاؤ کی جانب مہمیز نما ایک عارضی متحرک بند لگایا جائے گا۔ اس بند کی وجہ سے مقابل کے کنارے کی طرف پانی کا بہاؤ بہت تیز ہو جائے گا۔ پانی کے بہاؤ میں یہ تیزی گودیوں میں ریت جمع نہ ہونے دیگی چنانچہ گودیوں میں پانی کا گہراؤ زیادہ ہو جائے گا - اور جہاز زیادہ آسانی کے ساتھ لنگر انداز ہو سکیں گے۔ اس متحرک بند پر ۱۰ ہزار روپے سے زیادہ لاگت نہ آئے گی۔ اس کے علاوہ ایک مستقل سکیم بھی زیر غور ہے۔ (ریڈیو پاکستان)

پنجاب اسمبلی میں بجٹ پر بحث کا دوسرا دن

"صوبے میں گیہوں کی قیمتیں برابر گر رہی ہیں" (صوفی عبدالحمید)

لاہور ۴ مارچ - آج پنجاب اسمبلی میں وقفہ سوالات کے وقت وزیر زراعت صوفی عبدالحمید نے بتایا - کہ پچھلے سال کپاس کی پیداوار گذشتہ دس سال کی اوسط سے ۲۰ فی صدی کم رہی - یہ کمی بارش کی قلت کی وجہ سے رونما ہوئی - آپ نے مزید بتایا - کہ اب صوبہ میں گیہوں کی قیمتیں گر رہی ہیں۔ وزیر تعلیم سردار عبدالحمید دستی نے ایک سوال کے جواب میں بیان کیا - کہ حکومت آئندہ مالی سال سے گجرات گرلز کالج کو اپنی تحویل میں لے لیگی۔ اس وقت یہ کالج ایک پرائیویٹ ادارے کے طور پر کام کر رہا ہے آج بجٹ ۵۳-۱۹۵۲ء پر بحث کا دوسرا دن تھا۔ آج بحث میں ۸ ممبران اسمبلی نے حصہ لیا۔

مختصر لیکن اہم

۴ مارچ ۱۹۵۲ء

پشاور - گورنر جنرل عزت مآب ملک غلام محمد صوبہ سرحد کے دورے پر کل صبح کراچی سے پشاور پہنچ رہے ہیں - کل مجلس قانون ساز کا اجلاس نہیں ہوگا۔ پشاور یونیورسٹی آپ کی خدمت میں ڈاکٹر آف لا کی ڈگری پیش کرے گی۔

کراچی - وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین جمعہ کے دن پنجاب کے چار روزہ دورے پر روانہ ہو رہے ہیں۔ آپ ملتان اور سرگودھا تشریف لے جائیں گے۔

لاہور ۱۲ مارچ کو لاہور چھاؤنی میں ایک بین الاضلاعی رضا کار مقابلہ ہوگا جس میں مختلف اضلاع کے رضا کار حصہ لیں گے - اول آنے والے ضلع کو چاندی کی ٹرافی اور بہترین رائفل چلانے والے رضا کار کو ایک رائفل انعام میں دی جائے گی۔ انعامات میاں ممتاز دولتانہ وزیر اعلیٰ پنجاب تقسیم کریں گے۔

کراچی - وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین کل بین الاقوامی صنعتی نمائش کا افتتاح کریں گے۔ تیرہ ملک اس نمائش میں شرکت کر رہے ہیں۔

کوئٹہ - اس سال لاس بیلہ میں مزید تین ہزار ایکڑ زمین زیر کاشت لائی جا رہی ہے - نیز کنوؤں کے ذریعہ آبپاشی کرنے کے لئے ۵۴ انجن لگائے گئے ہیں۔

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی - اے - ایل - ایل - بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

لوگوں سے مانگ کر کھانا لعنت ہے

(حدیث نبوی)

جب تک بیکاری دُور نہیں ہوگی جماعت میں صحیح اخلاق پیدا نہیں ہو سکتے

(المصلح الموعودؓ)

۳۰ فروری ۱۹۳۹ء کے خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے سترھویں مطالبہ کی اہمیت واضح کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کی توجہ سید ولد آدم حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پاک کی طرف مبذول کرائی کہ

"لوگوں سے مانگ کر کھانا ایک لعنت ہے"

اور فرمایا میں چاہتا ہوں کہ جماعت کے اخلاق بہت بلند ہوں۔ اور وہ دوسروں سے مانگنے کی عادت ترک کر دیں اس میں کیا شک ہے کہ تحریک جدید ہمیں اس وقت تک کامیاب نہیں کر سکتی۔ جب تک ہم اپنی راتوں اور دنوں پر قبضہ نہ کریں۔ اور ایسی عادت نہ ڈال لیں کہ ہر کام کو شروع کر [illegible] "تخت یا تختہ" کی سی رُوح ہماری شریانوں میں دوڑتی رہے۔ کامیابی حاصل کرنے کا بہترین گُر یہی ہے کہ پہلے کام کرنے والا شخص اپنے آپ کو فنا کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ چنانچہ حضور نے فرمایا۔

"میں پھر نصیحت کرتا ہوں کہ محنت کی عادت ڈالو۔ بیکاری کی عادت ترک کرو فضول مجلسیں بنا کر گپیں ہانکنا اور بکواس کرنا چھوڑ دو۔ حقہ اور دیگر ایسی لغو باتوں میں وقت ضائع نہ کرو۔ اور کوشش کرو کہ زیادہ سے زیادہ کام کر سکو۔"

(خطبہ جمعہ ۲۲ جنوری ۱۹۳۷ء)

بیکاری ایک ایسا مرض ہے کہ اس کے چنگل میں پھنسی ہوئی قوم نہ دنیا میں عزت حاصل کر سکتی ہے نہ دین میں۔ یہ ایک وبا ہے جس میں مبتلا گندی باتیں سیکھ جاتے ہیں۔ جس علاقہ میں یہ وبا پھیل جاتی ہے وہاں کسی اور تباہی کی ہرگز ضرورت نہیں رہتی۔ اقتصادی لحاظ سے بھی بیکاری ایک لعنت ثابت ہوتی ہے۔ بے کار اشخاص ہمیشہ عارضی کام کی طرف دوڑتے ہیں اور ڈیل مزدوری کا معیار کم کر دیتے ہیں۔ ایک بیکار شخص کا وجود ساری قوم کی اقتصادی اور روحانی زندگی کے لئے وبال ہو جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا

"پس میری تجویز یہ ہے کہ عورت بچہ بوڑھا ہر ایک کو کسی کام پر لگایا جائے۔ اور سوائے معذور کے کوئی بے کار نہ رہے میں چاہتا ہوں کہ تم میں سے ہر شخص کما کر کھانے کا عادی ہو۔"

(خطبہ جمعہ ۲۹ نومبر ۱۹۳۵ء)

پس آیئے ہم حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے زریں ارشادات پر عمل کرتے ہوئے بے کاری کی لعنت کو دُور کر کے تعمیری کاموں میں لگ جائیں۔ اب تو خیر سے ہمارے اپنے ملک میں آئے دن نئے نئے صنعتی سکول صنعتی ادارے کارخانے اور فیکٹریاں کھل رہی ہیں۔ آیئے ہم ہر شعبہ میں مہارت حاصل کریں۔ ایک اچھے افسر ایک اچھے حاکم۔ اچھے فوجی اور ایک اچھے کلارک بننے کے ساتھ ساتھ ایک اچھے بوٹ ساز اچھے لوہار۔ اچھے ترکھان بھی بن جائیں۔ ساتھ کے ساتھ دین کے عالم بھی ہوں۔ تاکہ ہم جہاں بھی جائیں اپنے طور پر یا ملازمت کے سلسلہ میں ایک کامیاب پیشہ ور مستری ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھے عالم اور مبلغ بھی ہوں۔ پیشہ ور دوست اپنے اوقات کی قربانی کر کے دوسروں کو مشورے دیں۔ تاکہ تھوڑے ہی عرصہ میں ان کاموں کو ترقی حاصل ہو جائے۔

بے کار لوگ بے کار نہ رہیں خواہ انہیں اپنے وطنوں سے کہیں دور بھی کیوں نہ جانا پڑے۔ اور اگر وہ کسی نہ کسی معقول وجہ کے باعث اپنے ملک ہی میں رہنے پر مجبور ہوں تو چھوٹے سے چھوٹا کام جو بھی انہیں ملے کر لیں۔ اخبار اور کتابیں بیچنے لگ جائیں۔ جھوٹی نام و نمود کو ترک کر دیں۔ والدین کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ اپنی اولادوں سے یہ مرض دور کرنے کی طرف ہر ممکن دھیان دیں کہ یہ مرض قوم کی کام کرنے کی روح کو کچل دیتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے متعدد مواقع پر جماعت کو اس سلسلہ میں جھنجھوڑا ہے۔ اور بیشتر خطبات میں تحریک جدید کے اس مطالبہ پر زور دیا ہے۔ کون ہے وہ بدقسمت جو اپنے پیارے آقا کے یہ زریں الفاظ سنے اور انہیں سنے کر دے۔ اور آج ہی سے ان پر عمل پیرا ہونے کے لئے ہاتھ پاؤں مارنا شروع نہ کر دے۔ ممکن ہے اس سے پہلے حضور کی یہ آواز کسی ایک فرد تک آج تک نہ پہنچی ہو۔ اور اس کے کان آج پہلی دفعہ ہی اس سے آشنا ہو رہے ہوں لیکن اسے چاہیئے کہ وہ اپنی پہلی کوتاہی کی تلافی کے لئے آج سے کمر ہمت باندھ لے۔

حضور کے یہ الفاظ کس قدر معنی خیز اور اپنے اندر دائمی برکات لئے ہوئے ہیں۔

فرمایا۔

"بیکاری ایک لعنت ہے اسے جس قدر دور کر سکتے ہو کرو۔ اور یاد رکھو کہ جب تک بے کاری دور نہیں ہوگی۔ جماعت میں صحیح اخلاق پیدا نہیں ہو سکتے۔"

(الفضل ۱۲ مارچ ۱۹۳۶ء)

(وکالت علیا تحریک جدید)

سندھ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

۲۶ فروری سے ۲۹ فروری ۱۹۵۲ء تک کی مختصر ڈائری

— از مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی —

بشیر آباد سٹیٹ ۲۶ فروری ۱۹۵۲ء۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدیہ سنڈیکیٹ کے مرکزی کارکنوں کی ایک میٹنگ بلائی اور اسٹیٹ کے معائنہ کا پروگرام بنایا۔

۲۷ فروری ۱۹۵۲ء حضور ½۸ بجے صبح اسٹیٹ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ واٹر کورس جیجہ ½ کی فصل گندم اور تیاری فصل خریف کا معائنہ فرمایا۔ حضور واٹر کورس تک۔ حسب کار پر تشریف لے گئے۔ اور پھر گھوڑے پر سوار ہو کر کھیتوں کا معائنہ فرمایا

حضور نے راستہ میں بشیر آباد گاؤں کا معائنہ فرمایا نیز فرمایا گاؤں کے اردگرد رستہ بنایا جائے حضور ½۱۱ بجے واپس تشریف لائے۔

½۳ بجے حضور دوبارہ سٹیٹ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور نے واٹر کورس R.T.G ½ کی فصل گندم اور تیاری فصل خریف کا معائنہ فرمایا حضور نے ٹریکٹر کے عملی کام کا بھی معائنہ فرمایا۔ اور اس ضمن میں کارکنوں کو بعض ضروری ہدایات دیں۔

۲۸ فروری ۱۹۵۲ء مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ مینیجر ظفر آباد اسٹیٹ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی لامبی میں دعوت طعام دی لامبی بشیر آباد سے پانچ میل کے قریب جانب مشرق واقع ہے۔ مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب مکرم میاں عبدالرحیم احمد صاحب مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور پرائیویٹ سیکرٹری اور مکرم سید عبدالرزاق صاحب لوکل ایجنٹ کے علاوہ قافلہ کے باقی افراد نے بھی اس میں شرکت کی۔ حضور بذریعہ جیپ کار لامبی پہنچے۔ کچھ دوست گھوڑوں پر اور کچھ پیدل وہاں پہنچے۔ کھانا تناول فرمانے کے بعد حضور نے اجتماعی دعا فرمائی۔ حضور نے لامبی میں ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اور نماز کے بعد حاضرین سمیت اجتماعی دعا فرمائی۔ لامبی میں ایک مسجد زیر تجویز ہے۔ اس کی بنیاد میں لگانے کے لئے مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب نے بطور تبرک دعا کے لئے دو اینٹیں پیش کیں۔ اور حضور نے ان پر دعا فرمائی حضور نے تقریباً دو گھنٹے لامبی میں قیام فرمایا

۲۹ فروری ۱۹۵۲ء ½۹ بجے کے قریب حضور نے مرکزی اور مقامی کارکنوں کی ایک میٹنگ بلائی۔ یہ میٹنگ بارہ بجے کے قریب ختم ہوئی۔

حضور نے نمازیوں کی زیادہ تعداد ہونے کی وجہ سے نماز جمعہ اپنی قیام گاہ پر ہی پڑھائی۔ نمازیں بشیر آباد کے علاوہ گاڈا صدر۔ کوٹ احمدیان۔ لامبی لوتہ۔ کے ٹنڈو اللہ یار۔ چمبڑ۔ چانگ۔ میرواہ۔ ٹنڈو غلام علی۔ اکبر آباد اور ڈگری کے قریباً اڑھائی صد مرد و زن شامل ہوئے۔ ان میں سے بعض جماعتیں بشیر آباد سے ۱۵ میل سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہیں۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے سندھی جماعتوں کو فریضہ تبلیغ کی طرف توجہ دلائی۔

نماز جمعہ کے بعد نصف گھنٹہ کے قریب حضور مسجد میں ہی تشریف فرما رہے۔ اور احباب جماعت سے گفتگو فرماتے رہے۔ اس موقعہ پر دو دوست دستی بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ حضور نے سب احباب کو شرف معانقہ بخشا۔

½۳ بجے بعد دوپہر حضور اسٹیٹ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور نے واٹر کورس ½ چیچہ کی فصل گندم اور تیاری فصل خریف کا معائنہ فرمایا حضور ایدہ اللہ ۵ بجے کے قریب واپس تشریف لائے۔ واپسی پر حضور نے مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ۔ مکرم ڈاکٹر محمد جمیل صاحب آف دیہجوال اور حاجی حکیم الہی بخش صاحب (غیر احمدی) کو شرف ملاقات بخشا۔

ریزرو اینٹ

باوجود بذریعہ اعلانات الفضل اینٹیں ریزرو کروانے والے احباب کو بھٹہ .B سے اپنی ریزرو کردہ اینٹیں اٹھوا لینے کی طرف توجہ دلا لینے کے اکثر دوستوں نے اس طرف مناسب دھیان نہیں دیا۔ کارکنان بھٹہ مذکور کو ریزرو اینٹیں بطور سٹاک پکوں کی صورت زیادہ دیر تک سنبھالے رکھنے میں دقت پیش آ رہی ہے۔۔ اس لئے اب پھر بذریعہ اعلان ہذا متعلقہ احباب کی خدمت میں گزارش کی جاتی ہے کہ اپنی ریزرو کردہ اینٹیں جلد تر بھٹہ سے اٹھوا کر اپنے الاٹ شدہ قطعات میں رکھوا لیں۔ بصورت دیگر مجبوری کی حالت میں اینٹیں دوسرے ضرورت مند احباب کو نقد قیمت پر فروخت کر دینی پڑیں گی۔ جس کے باعث ممکن ہے۔ کہ بعد ازاں اینٹ ریزرو کنندگان کو وقت پر اینٹ نہ مل سکے۔ لہذا اینٹیں ریزرو کرانے والے دوست مطلع رہیں۔

ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

مورخہ ۷ مارچ ۱۹۵۲ء

حزبِ مخالف کی جماعتیں

مودودی صاحب کا ترجمان "تحریک اقامت دین کا نقیب وداعی" "سہ روزہ کوثر" اپنی اشاعت ۵ مارچ میں "حزب مخالف اور حزب حکومت" کے زیر عنوان لکھتا ہے۔ کہ

"حقیقت میں یہ ساری خرابی حزب حکومت اور حزب مخالف کی اصطلاحات کے غیر اسلامی تصور کا نتیجہ ہے۔ ہم نے جہاں تک اسلامی جمہوریت کے اصولوں کا مطالعہ کیا ہے۔ ہمیں اس میں اس قسم کی تقسیم و تفریق کا کوئی وجود نہیں ملتا۔ اسلامی جمہوریت میں نہ حزب حکومت کا یہ تصور ہے کہ وہ ایک جماعت ہے۔ جس کا کام اپنے ضمیر کو فروخت کرکے اپنے قلب و ذہن کی آنکھیں بند کرکے اور اندھوں کی طرح سرکار کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے کر جی حضور اور بجا کہنا ہے۔ اور نہ حزب مخالف کے معنے یہ ہیں۔ کہ وہ ایک ایسا فریق ہے۔ جس کا فرض صرف حکومت کی مخالفت ہے۔ جائز اور ناجائز کم از کم از کم جماعت اسلامی اس معنے میں خود کو حزب مخالف یا اس کا حصہ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ جماعت اسلامی کا فریضہ زندگی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے۔ اور اس معاملے میں حکومت اور دوسری جماعتیں اس کی یکساں مخاطب ہیں۔ اور ہم چاہتے ہیں کہ مغربی اصطلاحات کو ان کے مغربی تصورات کے مطابق یہاں استعمال نہ کیا جائے۔ بلکہ ان کو اسلامی عقائد کے مطابق ڈھال لیا جائے

اسلامی جمہوریت میں چونکہ ہر فرد براہ راست اپنے افکار و اعمال کا جواب دہ اللہ تعالیٰ کے حضور ہے۔ اس لئے دھڑے بندی اور جماعتی عصبیت کے لئے اس میں کوئی جگہ نہیں۔ یہاں ہر معاملے پر اس کے ذاتی حسن و قبح کے مطابق نظر ڈالی جاتی ہے۔ یہاں نہ حمایت برائے حمایت ہے اور نہ مخالفت برائے مخالفت"۔

(کوثر ۵ مارچ ۱۹۵۲ء)

اس سے پہلے یہی اخبار اسی اشاعت میں "غلط بیانی مضامین" کے زیر عنوان تحریر فرماتا ہے۔

"حکومت پنجاب کی اپنی بے تدبیری سے جو غذائی بحران رونما ہوا۔ اور لاہور کے غنڈہ عنصر نے آوارہ لڑکوں کو اپنے پیچھے لگا کر اگلے روز مال روڈ پر جو اودھم مچایا۔ اس کے حقیقی مضمرات کا اندازہ لگا کر حکومت کو ملامت کرنے اور فرض صحیح طور پر ادا کرنے کی بجائے حکومت کے خوشامدی اور درباری اخبارات سارا الزام حزب مخالف کی جماعتوں کے سر تھوپنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حالانکہ اگر ایمانداری سے معاملات اور حالات کا جائزہ لیا جائے۔ تو فی الحقیقت گزشتہ اتوار کو مال روڈ پر جو طوفان بے تمیزی برپا ہوا وہ کسی جماعتی پروگرام کا نتیجہ نہیں تھا۔ بلکہ حقیقت میں غذائی بحران سے بھی اس کا تعلق نہیں تھا۔ وہ نتیجہ تھا اول پولیس کی بے وقوفی کا۔ دوسرے مسلم لیگ کی نافرض شناسی کا۔"

(سہ روزہ کوثر مورخہ ۵ مارچ ۱۹۵۲ء)

معاصر "کوثر" نے اپنا نوٹ جو ہم نے بعد میں نقل کیا ہے پہلے لکھا ہے۔ اور جو ہم نے پہلے نقل کیا ہے وہ اسی پہلے نوٹ کے ضمن میں وعظ و نصیحت ہے۔ ہم نے ترتیب اس لئے بدل دی ہے۔ کہ پہلے وعظ و نصیحت کا مقام ہوتا ہے۔ اور پھر اس پر عمل کا۔ آپ وعظ و نصیحت میں تو یہ نتیجہ بر آمد فرماتے ہیں کہ

یہاں (اسلامی جمہوریت میں) نہ حمایت برائے حمایت ہے اور نہ مخالفت برائے مخالفت"

کتنا درخشاں اصول ہے۔ لیکن عمل؟ عمل یہ ہے۔ کہ مسلم لیگ میں اور حکومت میں کیڑے ہی کیڑے ہیں اور کچھ نہیں۔ معاصر کوثر حکومت، مسلم لیگ اور پولیس پر یہ الزام لگا رہا ہے کہ جب "لاہور کے غنڈہ عنصر نے آوارہ لڑکوں کو اپنے پیچھے لگا کر اگلے روز مال روڈ پر اودھم مچایا" تو "نہ تو حکومت نے اپنا فرض ادا کیا" نہ "مسلم لیگ عوامی جماعت ہونے کی حیثیت میں عوام کے اضطراب کی ترجمانی کے لئے نکلی"۔ اور نہ "پولیس گھنٹے تک مال روڈ پر پولیس غنڈوں کی سرکوبی کے لئے گھروں سے نکلی" مگر حکومت کے خوشامدی اور درباری اخبارات سارا الزام حزب مخالف کی جماعتوں کے سر تھوپنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

معاصر کوثر کے مدیر محترم ہی بتا سکتے ہیں کہ ان اور باتوں میں کیا تعلق ہے۔ خوشامدی اور درباری اخبارات تو یہ کہتے ہیں کہ حزب مخالف کی جماعتوں نے لاہور کے غنڈہ عنصر کو ابھارا۔ کہ وہ آوارہ لڑکوں کو اپنے پیچھے لگا کر اگلے روز مال روڈ پر اودھم مچائیں۔ اگر خوشامدی اور درباری اخبارات نے یہ بات غلط کہی ہے تو معاصر کو اسے غلط ثابت کرنا چاہیئے تھا۔ اسے یہ ثابت کرنا چاہیئے تھا۔ کہ حزب مخالف کی جماعتوں نے لاہور کے غنڈہ عنصر کو نہیں ابھارا۔ مگر معاصر ایسا کرنے کی بجائے لکھتا ہے۔

اور سارا الزام ان جماعتوں پر رکھ دیا جائے۔ جو بہرحال خدمت عوام کے مخلصانہ جذبے سے مجبور ہو کر عوام کی مشکلات کے تدارک اور حکومت کو متحرک کرنے کے لئے میدان کار میں اتریں۔

اس طرح گویا معاصر اعتراف تو یہ کر رہا ہے کہ واقعی "لاہور کے غنڈہ عنصر" کو ان جماعتوں ہی نے "بہرحال خدمت عوام کے مخلصانہ جذبہ سے مجبور ہو کر عوام کی مشکلات کے تدارک اور حکومت کو متحرک کرنے کے لئے میدان کارزار میں اتر کر ابھارا۔ مگر الٹا سرزنش ان اخبارات کو ہی کر رہا ہے۔ کہ انہوں نے ایسا کہہ کر صحافتی دیانت کا یہ نہایت بھونڈا اور سرکار پرستی کا یہ نہایت متعفن مظاہرہ کیا ہے۔

شائد معاصر یہ کہنا چاہتا تھا کہ جب آوارہ لڑکوں نے لاہور کے غنڈہ عنصر کی تقلید میں مال روڈ پر اودھم مچایا تو حکومت مسلم لیگ اور پولیس نے تو جلد جلد اس کا کوئی انسداد نہ کیا۔ مگر ان جماعتوں نے مخلصانہ جذبہ سے مجبور ہو کر ایسا کر دکھایا۔ اور لاہور کے غنڈہ عنصر اور ان کے ساتھی آوارہ لڑکوں کو مزید نقصان کرنے سے باز رکھا۔ مگر چونکہ یہ واقعہ نہیں ہے۔ اس لئے معاصر کوثر کے الفاظ سے یہی بات نکلتی ہے کہ لاہور کے غنڈہ عنصر کو ان ہی جماعتوں نے مخلصانہ جذبہ سے مجبور ہو کر ابھارا تھا۔ اور اس طرح خوشامدی اور درباری اخباروں کا ان جماعتوں پر الزام بالکل درست ہے۔ اور معاصر نے جو ان پر صحافتی بددیانتی اور سرکار پرستی کا الزام لگایا ہے۔ وہ سراسر غلط ہے۔

اب یہ ہے جو حزب مخالف کی جماعتیں کر رہی ہیں۔ جس کو معاصر نے بھی لاشعوری طور پر تسلیم کر لیا ہے۔ اور جو شعوری طور پر وہ وعظ و نصیحت فرما رہا ہے۔ جو "حزب مخالف اور حزب حکومت" والے نوٹ پر مشتمل ہے۔ جس میں ایسی گول مول باتیں کی ہیں کہ اسلام میں پارٹی بازی کو تسلیم بھی کرتا ہے۔ اور اس کا انکار بھی کرتا ہے۔ اور گول مول اس لئے کرتا ہے۔ کہ یہ حقیقت کہ مودودی صاحب کی جماعت بھی دراصل ایک سیاسی پارٹی ہی ہے۔ اور حکومت کی مخالفت میں قولاً اور فعلاً حزب مخالف کی جماعتوں کے ہمیشہ دوش بدوش رہتی ہے۔ اور ہمیشہ اسلام کے اس اصول کی خلاف ورزی کرتی ہے۔ کہ اسلام میں کوئی پارٹی بازی نہیں ہے۔ یعنی ایک اسلامی ملک میں دوسرے مسلمان کہلانے والوں کے علی الرغم کوئی جماعت جماعتی رنگ میں حکومت کے اقتدار پر قبضہ کرنے کی کوشش نہیں کر سکتی۔ خواہ وہ اپنے آپ کو کتنا ہی صالحین کی جماعت کیوں نہ سمجھتی ہو۔ اور خواہ وہ کتنا ہی "اقامت دین" کی اپنے منہ سے دعوید ار کیوں نہ ہو۔ از روئے شریعت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے پروگرام میں یہ طریق ہرگز شامل نہیں ہے۔ بلکہ کھلا کھلا "فساد فی الارض" ہے۔ ایسی خودسر جماعتوں نے پہلے بھی اسلامی دنیا کو بہت نقصان پہونچایا ہے۔ اور اب بھی پہونچا رہی ہیں۔ باقی رہا معیار صالحیت تو خوارج کی تاریخ پڑھنے والے جانتے ہیں کہ وہ "اقامت دین" کے کتنے بڑے داعی تھے۔ اور کتنے بڑے شریعت اسلامیہ کے پابند تھے۔ اور کتنے بڑے صالح تھے۔ اس کے باوجود وہ اسلامی دنیا کے لئے کتنا بڑا "خطرہ" ثابت ہوئے کہ آج کسی کو خارجی کہنا ویسا ہی گالی ہے۔ جیسا کہ کسی کو "یزید" یا "ابوجہل" کہنا گالی ہے۔

اعلان معافی

محمد عثمان صاحب ولد حافظ محمد اسحٰق صاحب حال ساکن کوئٹہ نے وقف سے فارغ کئے جانے کی درخواست کی تھی۔ جس کی وجہ سے ان کو اخراج از جماعت و مقاطعہ کی سزا دی گئی تھی۔ اب ان کی درخواست معافی و اظہار ندامت پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ازراہ شفقت ان کو معاف فرما دیا ہے۔

نائب ناظر امور عامہ ربوہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے لئے صدقہ اور اجتماعی دعا

لاہور چھاؤنی

حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے لئے جماعت احمدیہ لاہور چھاؤنی نے اجتماعی طور پر دعا کی۔ اور ایک بکرا صدقہ دیا۔ خدا تعالےٰ حضور کو صحت کاملہ لمبی عمر اور سلامتی عطا فرمائے۔ خاکسار عبدالواحد خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لاہور چھاؤنی

راٹھ مسکرا (یو۔پی)

حضور کی درازی عمر اور صحت کے لئے ایک بکرا صدقہ کیا گیا۔ مزید چندہ فراہم کرکے صدقہ کی تیاری کی جا رہی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمارے محبوب آقا کو ہمارے سروں پر تا دیر سلامت اور صحت سے رکھے۔ اور مقاصد عالیہ میں کامیاب فرمائے۔

خاکسار۔ سردار محمد احمدی سیکرٹری انجمن مسکرا ضلع ہمیرپور یو۔پی۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا سفر سندھ

ربوہ سے بشیر آباد سندھ تک سفر کے مختصر کوائف

(از مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی)

جب سے سندھ میں جماعت کیلئے جائداد خرید کی گئی ہے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اس کی نگرانی کرنے، حسابات کی پڑتال کرنے اور کارکنوں کو ان کے کام کے متعلق مناسب ہدایات دینے کے لئے تقریباً ہر سال سندھ کا سفر فرماتے ہیں۔ چنانچہ اس سال بھی حضور نے اس غرض کے لئے سندھ کا سفر اختیار فرمایا۔

حضور ربوہ سے مؤرخہ ۲۵ فروری ۱۹۵۲ء بروز سوموار چار بجے صبح چناب ایکسپریس سے روانہ ہوئے۔ مخلصین جماعت کی ایک بڑی تعداد الوداع کے لئے پلیٹ فارم پر موجود تھی۔ حضور کے لئے چار سیٹوں کا ایک سیکنڈ کلاس کمپارٹمنٹ ربوہ سے حیدرآباد سندھ کے لئے ریزرو کروایا گیا تھا۔ چنانچہ ربوہ کے بعد یہ پہلا سفر تھا جو حضور اقدس نے ربوہ سے بذریعہ ریل فرمایا۔

قافلہ ۱۴ افراد پر مشتمل تھا۔ حضور اقدس کے ہمراہ اہل بیت میں سے حضرت ام وسیم صاحبہ حرم ثانی اور صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ مع اپنی ننھی بچی کے تھیں۔ باقی خوش قسمت افراد میں سے کہ جنہیں اس سفر میں حضور کی ہمرکابی کا شرف حاصل ہوا۔ مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب مکرم میاں عبدالرحیم احمد صاحب اور مکرم مولوی عبدالرحمن صاحب پرائیویٹ سیکرٹری کے نام قابل ذکر ہیں۔

روانگی سے قبل راستہ کے قریب کی جماعتوں کو بذریعہ ڈاک حضور کے اس سفر کی اطلاع کر دی گئی تھی۔ چنانچہ لائل پور۔ گوجرہ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ شورکوٹ روڈ۔ عبدالحکیم۔ خانیوال۔ ملتان چھاؤنی و شہر۔ لودھراں۔ بہاولپور۔ سمہ سٹہ۔ خانپور۔ رحیم یارخان۔ صادق آباد اور روہڑی کے اسٹیشنوں پر مقامی اور ارد گرد کی جماعتوں کے احباب حضور سے شرف زیارت حاصل کرنے کے لئے منتظر کھڑے تھے پڈیدن اور ٹنڈو آدم کے سٹیشن پر بھی احباب جماعت حضور کی ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ لیکن چونکہ رات کا وقت تھا اور حضور آرام فرما رہے تھے۔ لہذا حضور سے ملاقات نہ کر سکے۔ عورتیں اور چھوٹے چھوٹے بچے بھی اشتیاق دید میں مردوں سے کچھ کم نہ تھے۔ جونہی گاڑی پلیٹ فارم پر پہنچتی وہ مشتاقانہ نظروں کے ساتھ حضور کا استقبال کرتے اور ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہوئے اس کمپارٹمنٹ کی طرف دوڑتے آتے جس میں حضور سفر فرما رہے تھے۔ ہر جگہ پر مقامی عہدیداروں نے آگے بڑھ کر جماعت کے افراد کا تعارف کرایا۔ اور حضور سے مصافحہ کرایا۔

بعض جگہوں پر زائرین کا اتنا ہجوم تھا کہ باوجود کوشش کے بعض دوست شرف مصافحہ سے محروم رہے۔ لیکن بہرحال وہ شوق مصافحہ میں اپنے ساتھیوں سے کم نہیں تھے۔

جماعت احمدیہ گوجرہ نے حضور کی خدمت میں تمام قافلے کیلئے صبح کا ناشتہ پیش کیا۔ جماعت احمدیہ ملتان شہر اور چھاؤنی نے نہ صرف قافلہ کو دوپہر کا کھانا پیش کیا۔ بلکہ جماعتی اور انفرادی طور پر حضور کی خدمت میں ایک بڑی مقدار میں پھل بھی پیش کیا۔

. . . .

. . . . جماعت احمدیہ خانپور نے سہ پہر کا ناشتہ پیش کیا۔ شام کا کھانا مکرم ڈاکٹر فرزند علی صاحب اور جماعت احمدیہ صادق آباد کے بعض دیگر احباب نے پیش کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

جماعت کے احباب کے شوق دید اور وارفتگی کے عالم کو دیکھ کر ہر کس و ناکس متاثر ہوئے بغیر نہ رہا۔ دشمن کہتا ہے۔ احمدیت کیا ہے محض دوکانداری ہے مرزا صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے کمائی کا ایک ذریعہ بنایا ہے۔ مگر وہ نادان نہیں سمجھتا کہ بناوٹ بناوٹ ہی ہے۔ ملمع خالص سونے کا قائمقام نہیں ہو سکتا۔ ایک وقت تک دنیا کو دھوکہ میں رکھا جا سکتا ہے۔ لیکن مرور زمانہ اس کی حقیقت کو جلد بے نقاب کر دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اگر فی الواقعہ بخیال دشمناں بناوٹ سے کام لیا ہوتا تو اس کا اثر اتنا دیرپا نہیں ہونا چاہئے تھا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بجائے اس کے کہ ماننے والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بدظن ہو جاتے ان کا اخلاص اور عشق روز افزوں ترقی پر ہے۔ وقتی طور پر لوگوں کو دھوکہ دیا جا سکتا ہے لیکن دلوں پر قبضہ نہیں کیا جا سکتا۔ ہزاروں جماعتیں بنیں ہزاروں اعلیٰ لیڈر پیدا ہوئے۔ بڑے سے بڑے عالم کہلانے والے گذرے۔ لیکن ان میں سے کوئی اپنے ماننے والوں کے دلوں پر قبضہ نہیں کر سکا۔ سوائے ان کے جو خدا تعالےٰ کی طرف سے مامور اور اس کے وحی و الہام کے مہبط ہونے کے داعی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے علم کلام سے جماعت کے اندر ایسی روح پیدا کر دی ہے۔ کہ مخالفت کی طوفان انگیز آندھیاں اس کے پائے ثبات میں لغزش پیدا نہ کر سکیں۔ اور یہ عظیم الشان نشان ہے جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے جماعت کے مخلصین کی وارفتگی کے عالم نے اکثر دیکھنے والوں کو متاثر کیا۔ اور ان کے دلوں میں بھی اشتیاق دید پیدا کر دیا۔ بیسیوں دوست ایسے تھے جنہوں نے افراد قافلہ سے اس شوق کا اظہار کیا اور پھر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض بغض و عناد کے مجسمے اس نظارہ کی تاب نہ لا سکے اور پیچھے ہٹ کر حاضرین کو بعض فرسودہ اعتراضات اور غلط اتہامات دہرا کر ان کی توجہ کو پھیرنے کی کوشش کرتے رہے لیکن وہ اپنی کوششوں میں ناکام رہے۔ سورج جب نکل آتا ہے تو پھر خواہ ہزار دلیلیں دی جائیں۔ کوئی شخص اس کی موجودگی سے انکار نہیں کر سکتا۔ لوگوں کے سامنے مجسم نور تھا جس کی شعاعیں ان کے دلوں کے مخفی کونوں پر بھی پڑ رہی تھیں۔ نادان یہ نہیں جانتے کہ گلاب کا پھول کتنی خوشنما چیز ہے اور توڑنے والا اس کے حاصل کرنے میں کانٹوں کی بھی پرواہ نہیں کرتا۔ شہد کی مکھیاں اس کا رس چوس کر شہد جیسی لذیذ چیز بنا دیتی ہیں۔ لیکن نجاست کا کیڑا بوجہ قوت شامہ کے مسخ ہو جانے کے۔ اس کی خوشبو کی تاب نہیں لا سکتا اور مر جاتا ہے ہم کہہ سکتے ہیں کہ نجاست کا کیڑا اس کی خوشبو کی تاب نہیں لا سکا۔ لیکن یہ نہیں کہہ سکتے کہ خود گلاب کا پھول کوئی قابل نفرین چیز ہے۔ نور نور ہی ہے۔ اس کا ہزار انکار کیا جائے اس کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ ہاں اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ بعض لوگ حسد کی آگ میں پڑ کر اپنی ہستی ختم کر دیتے ہیں۔

اڑھائی بجے صبح کے قریب گاڑی حیدرآباد سندھ پہنچی۔ پلیٹ فارم پر سید عبدالرزاق صاحب ایجنٹ ماسٹر فقیر محمد صاحب پریذیڈنٹ و کل جماعت چوہدری احمد سعید صاحب وکیل حیدرآباد اور جماعت کے دوسرے دوست موجود تھے۔ کیپٹن آغا عبدالحمید صاحب نے حضرت ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے بموجب جس کی اطلاع ان کو بذریعہ تار پہلے سے مل چکی تھی۔ لائٹ ریفرشمنٹ کا انتظام کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ روہڑی کے بعض احباب بھی حیدرآباد تک ساتھ آئے۔

حیدرآباد سندھ سے ٹنڈو الہ یار کیلئے گاڑی بدلی گئی۔ گاڑی میں حیدرآباد سے ٹنڈو الہ یار تک سیٹیں ریزرو کرانے اور ٹکٹ خریدنے میں مکرم محمود احمد صاحب ہیڈ کلرک ریلوے اور مکرم سید علی شاہ صاحب ٹکٹ چیکر نے مدد کی فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

گاڑی ۶ بجے ٹنڈو الہ یار پہنچی۔ مکرم چوہدری محمد سعید صاحب جو مکرم نواب چوہدری محمد الدین صاحب مرحوم کے فرزند ارجمند ہیں انہوں نے اپنی کار حضور ایدہ اللہ کے سفر کے لئے پیش کی تھی۔ ایک جیپ کار ظفر اسٹیٹ کی تھی اور ایک جیپ اسٹیٹ کی تھی۔ ان پر حضور اقدس مع اہل بیت اور قافلہ کا ایک حصہ بشیر آباد کیلئے روانہ ہوا۔ اور قافلہ کے باقی افراد اور سامان بس کے ذریعہ جو اس غرض کیلئے قبل از وقت ریزرو کرائی گئی تھی۔ بشیر آباد پہونچے۔

حضور اقدس اور قافلہ کے قیام کا انتظام بشیر آباد کے قریب ایک بنگلہ میں کیا گیا تھا۔ اسٹیٹ مینیجر مکرم چوہدری محمد اسماعیل صاحب خالد واقف زندگی اسٹیٹ کے دیگر کارکنوں اور جماعت کے دوستوں نے حضور کا استقبال کیا۔ دوپہر کا کھانا جماعت احمدیہ بشیر آباد اسٹیٹ کی طرف سے دیا گیا۔

حضور کی طبیعت دوران سفر میں خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ باقی افراد قافلہ بھی بخیر و عافیت تمام منزل مقصود پر پہنچ گئے۔

یوم مصلح موعود کی تقریب پر جلسے

راولپنڈی

مؤرخہ ۲۰ فروری بعد نماز مغرب انجمن احمدیہ راولپنڈی میں زیر صدارت میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ مصلح موعود کا جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں ملک محمد شریف صاحب سیکرٹری تبلیغ۔ چوہدری بشارت احمد صاحب۔ قریشی محمد اسماعیل صاحب۔ خواجہ عنایت اللہ صاحب اور مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے تقاریر فرمائیں حاضرین میں غیر احمدی اور غیر مبائع حضرات بھی شامل تھے یہ تقریب سعید متواتر ۲½ گھنٹہ جاری رہی اور صاحب صدر کی صدارتی تقریر اور دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی

کلکتہ

مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ کے زیر اہتمام بعد نماز مغرب انجمن احمدیہ ہال میں مصلح موعود کا جلسہ زیر صدارت امیر صاحب جماعت احمدیہ کلکتہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد میاں عبدالحمید صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود پر تقریر کی۔ مولوی محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پیشگوئی مصلح موعود پر قرآن کریم احادیث النبوی کے آٹھ اقوال پیش کرتے ہوئے تبصرہ فرمایا۔ بعد ازاں محترم صدر صاحب نے توجہ دلائی کہ ۱۴ مارچ کو خلافت ثانیہ کے برکات پر جلسہ منعقد کیا جائے۔ جس میں غیر احمدیوں کو بھی شرکت کی دعوت دی جائے

قائد مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ

چک نمبر 27/A (سندھ)

میں جلسہ مصلح موعود کیا گیا۔ جس میں مختلف مقررین کی تقریریں ہوئیں۔ جلسہ نہایت کامیاب رہا۔

خاکسار صوفی غلام محمد

اولوالعزم محمودؓ

ازمکرم ڈاکٹر محمد بشیر صاحب کوردوال

(۲)

آخر منکرین خلافت نے لاہور پہنچکر احمدیہ جماعت کو ورغلاکر اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کی۔ نیا مرکز بنالیا گیا۔ قادیان کا بیت المال قریب قریب خالی تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ خلیفہ بنے۔ مگر کچھ ایسے حالات میں کہ بیت المال خالی ہے۔ جماعت احمدیہ پر ایک خوف د ہراس طاری ہے۔ طبائع میں بے اطمینانی ہے۔ قادیان سے جانے والے قادیان کی عمارتوں کی طرف انگلی اٹھاکر کہتے ہیں کہ اب یہاں اُلّو بولا کریں گے۔ اور وہ مدعی تھے۔ کہ ۱۹/۲۰ حصہ جماعت کا ان کے ساتھ ہو قادیان سے جانیوالے چلے گئے۔ یہ سمجھتے ہوئے کہ نظام اب نہ چل سکے گا۔ کیونکہ اس کی باگ ڈور ایک نوجوان کے ہاتھوں میں دی گئی ہے ترجمہ قرآن مجید ہمارے پاس ہے بیرونی جماعتوں کا ہم پر حسن اعتقاد ہے۔ مگر وہی نوجوان گرتی ہوئی جماعت کو ڈھارس دیتا ہے۔ وہ ان کے غموں بھرے دلوں کو اطمینان دلاتا ہے اور وہ پھر اعلان کرتا ہے۔ جیسے کہ اس نے اپنے مقدس باپ کے سرہانے عہد کیا تھا۔ آپ نے فرمایا:۔

(و) "اب میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ دنیا کو ہدایت میرے ہی ذریعہ ہوگی۔ اور قیامت تک کوئی ایسا زمانہ نہ گذرے گا۔ جس میں میرے شاگرد نہ ہوں گے۔ کیونکہ آپ لوگ جو کام کریں گے۔ وہ میرا ہی کام ہوگا"

(منصب خلافت)

(ب) "کاش میں اپنی موت سے پہلے دنیا کے دور دراز علاقوں میں صداقت احمدیہ کو روشن دیکھ لوں۔ وما ذالك على الله ۔ ۔ ۔ ببعید" (رسالہ کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے۔)

(ج) پھر فرمایا:۔

"اس وقت دشمن کہہ رہا ہے۔ کہ اب احمدیت گئی۔ لیکن اللہ تعالےٰ چاہتا ہے کہ آگے سے بھی زیادہ اسے ترقی دے۔ اور اسلام کے شیدا خوش ہو جائیں۔ کہ اب خزاں کے بعد بہار آنے والی ہے اور مسیح موعود کے وعدوں کے پورا ہونے کے دن آگئے ہیں۔ خدا تعالےٰ اپنے اور اس کے اول خلیفہ کی دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا۔ اور اسلام کی مصیبت کو دور کردے گا۔ پس اللہ تعالےٰ نے اس کام کو پورا کرنے کے لئے میرے دل میں ڈالا ہے کہ میں اب اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لئے خاص جد وجہد کردوں"

(شکریہ اور اعلان ضروری ص۳)

احمدیت کے پروانے "اولوالعزم محمود" کے گرد جمع ہوکر مصروف کار ہو گئے۔ احمدیت اکناف عالم میں پھیلنے لگی۔ ناسا عد حالات کے باوجود سلسلہ کا نظام مضبوط ہوا۔ حاسد حسد میں جلتے ہوئے علیحدہ رہے۔ اور یہ سب کچھ اس لئے ہوا۔ کہ وہ "اولوالعزم محمود" کا نام دیا گیا۔

قیام خلافت کے بعد آج تک ہزاروں کارنامے ہیں۔ جو ببانگ دہل پکار پکار کر یہ اعلان کر رہے ہیں۔ کہ آپ واقعی اولوالعزم ہیں۔ اور وہ بہت لمبی تفصیل چاہتے ہیں جنکا متحمل یہ مختصر سا مضمون نہیں ہو سکتا۔

جماعت سے علیحدہ ہونیوالوں نے احمدیت کو یورپ میں پیش کرنا سمّ قاتل خیال کیا۔ مگر "اولوالعزم محمودؓ کے ذریعہ آج یورپ اسلام اور احمدیت کے فیوض سے متمتع ہو رہا ہے اور ان میں ایسے خادم اسلام پیدا ہو رہے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعودؑ کا پر جانیں قربان کرنے کو تیار ہیں۔

اہل پیغام نے اپنی پوری کوششوں سے حضور کی مخالفت کی۔ مگر حضور کامیاب ہوئے بہائیوں نے سر اٹھایا اور آپ کے مقابلہ میں منہ کی کھائی۔ کون نہیں جانتا۔ کہ مستریان مباہلہ کا فتنہ ہو شر یا فتنہ نہ تھا۔ مگر اولوالعزم محمودؓ کامیاب ہوا اور مخالف اتنا ذلیل کہ وہ حضرت مسیح موعودؑ کے انکار تک پہنچا۔ کشمیر کا مظلوم مسلمان جانوروں کی طرح زندگی گذار رہا تھا۔ ان کے مقابلہ میں کشمیر کمیٹی کے صدر کی حیثیت سے آپ کی کارگذاری آپ کے عزم اور بلند ہمتی کی زریں مثال ہے۔ اور آخر ان لوگوں کو بہت سے حقوق سے۔ گو اتنے نہ مل سکے۔ جن کی توقع تھی۔ اور وہ اسلئے کہ احراریوں کی جتنے بھینے کی سکیم مسلمانوں کے حق میں سمّ قاتل تھی۔ مصری صاحب نے سر اٹھایا اور عزل خلفاء کے لئے عقیدہ [illegible] ٹھوکنا چاہا۔ مگر خود ذلیل ہوا۔ ان میں سے ہر فتنہ اپنی پوری طاقت سے حضور سے ٹکرایا۔ مگر طوفانوں کی موجوں سے مقابلہ کرتا ہوا خدا کا اولوالعزم محمود مصلح موعود آگے ہی بڑھتا گیا۔

فتنہ احرار۔ ہاں چودھویں صدی کا بہت بڑا فتنہ۔ جس کی پشت پر حکومت برطانیہ تھی یا کم ازکم حکومت ہند تھی۔ جن کے ہاتھوں میں لوگوں کی نبضیں تھیں۔ اپنی پوری طاقت سے عہد انگلشیہ میں "اولوالعزم محمودؓ اور اس کی جماعت پر حملہ آور ہوا۔ وہ یہ دعوے لے کر اٹھے کہ اب احمدیت کو مٹا دیں گے اور تین سال کے اندر اندر کوئی احمدی صفحہ زمین پر نظر نہ آئیگا احمدیہ جماعت پر عرصہ حیات تنگ کردیا گیا۔ ایک طوفان تھا۔ جو ہر طرف سے امڈا چلا آرہا تھا جس میں احمدیت کو بہالے جانے کی تیاری تھی۔ حاکم ان کے ہمنوا تھے اور افسران کے ساتھی۔ مگر ان تمام مشکلات اور مصائب کے مقابلہ میں ہمارے پیارے آقا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے پائے استقلال میں جنبش نہ آئی۔ اس کے ابرو پر شکن نہ پڑی اور وہ مردانہ وار ان طوفانوں سے ٹکرایا جب احرار نے حملہ کیا۔ "محمود" کو بیدار پایا۔ اور کبھی بھی تو نہ ہوا۔ کہ دشمن کامیاب ہوتا۔ آخر اس کا کہا پورا ہوا۔ کہ احرار کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی

احمدیت پھیلتی چلی گئی۔ دشمن بدستور مخالفت کرتا رہا۔ احمدیت ترقی کرتی رہی کہ الٰہی نوشتوں کے نوشتوں کے مطابق ہندوستان ایک انقلاب عظیم کا شکار ہوا۔ جماعت احمدیہ اپنے مرکز سے ہجرت کرنے پر مجبور ہوئی۔ اور پھر سمجھا جانے لگا۔ کہ اب سلسلہ قائم نہ رہ سکے گا اب یہ قدم جم نہ سکیں گے۔ اب اشاعت اسلام کا مقصد پورا نہ ہو سکے گا۔ مگر کیا ہوا؟ کیا محمود ہاں اولوالعزم محمود گھبرا گیا؟ نہیں بلکہ دنیا مانتی ہے۔ کہ پھر وادی غیر ذی زرع آباد کی گئی۔ پھر ویرانہ میں آبادی کے سامان کئے گئے۔ پھر پہاڑوں میں اذانیں گونجنے لگیں پھر سلسلہ کا مرکز قائم ہو گیا۔ پھر اشاعت اسلام کے دروازے کھل گئے۔ پھر وہی ماحول پیدا ہو گیا۔ جو قادیان کا تھا۔ اور دنیا نے پھر دیکھا کہ اتنا بڑا کام کرنے والا کون ہے۔؟ کون ہمارا آہنی ارادوں والا قابل صد تفاخر وجود ان کارگذاریوں کی جان ہے؟ کس کے فیصلہ کن نظر کا یہ کرشمہ ہے؟ کس کے غیر متزلزل اور اٹل ارادوں کی یہ جھلک ہے؟ کس کی بے پناہ قوت ارادی کی یہ تصویر ہے؟ یہ بہت لمبی داستان ہے جو کوئی خوش نصیب [illegible] مورخ بیان کرنے کی توفیق پائے گا۔

آج دنیائے احمدیت پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ اور آج اسلام و احمدیت دنیا کے کناروں تک پہنچ گئی ہے۔ آج مختلف قومیں "محمودؓ" مصلح موعود کے ذریعہ برکت پا رہی ہیں۔ اور اسلام کی عظمت و برتری کا سکّہ اقوام عالم پر بیٹھ رہا ہے۔ دشمن بھی مصروف کار ہے۔ وہ اپنی طاقتوں کو مجتمع کر رہا ہے۔ طاغوتی طاقتیں پھر "اولوالعزم محمود" سے ٹکرانے کی خواہشمند ہیں۔ وہ پھر ایک دفعہ آخری جنگ لڑنا چاہتی ہیں۔ کہ شاید تقدیر کا پانسہ ان کے حق میں پلٹ جائے۔ شاید ناکامی و نامرادی کے داغ جو اُن کی پیشانیوں پر نمایاں ہیں ڈھل جائیں۔ مگر کون انہیں بتائے کہ "محمود" تو اولوالعزم ہے۔ فتح کی کنجی اسے دی گئی ہے اور اس سے خدا کا وعدہ ہے۔ وجاعل الذين اتبعوك فوق الذين كفروا الى يوم القيامة۔ یہی اولوالعزم محمودؓ ہمارا آقا ہے۔ یہی ہمارا مطاع ہے۔ یہی ہمارا آج رہبر ہے۔ اور یہی وہ نور ہے۔ جس کے ذریعہ ہم نبی کریم ﷺ کے مقام کو سمجھ سکتے ہیں۔ پس مخالف یاد رکھے کہ وہ ذلیل ہوگا اور شرمندہ اور فتح کا میدان اولوالعزم محمود کے ہاتھ ہی رہے گا۔ وہی محمود جس نے اپنے پروانوں کو یہی سبق سکھایا ہے۔

دستِ عزرائیل میں مخفی ہے سب رازِ حیات
موت کے پیالوں میں ملتی ہے شرابِ زندگی

درخواست دعا

مولوی برکات احمد صاحب بی اے سلمہ اللہ تعالےٰ ناظر امور عامہ و خارجہ مرکز قادیان جو میرے لڑکے ہیں۔ انہوں نے اپنے نومولود فرزند کے تولد ہونے پر عزیز نومولود کے نام کے متعلق حضرت اقدس سیدنا المصلح الموعود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور عریضہ لکھا تھا۔ جس کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے عزیز نومولود سلمہ اللہ کا نام امتیاز احمد رکھکر عزیز کے نام کو برکت عطا فرمائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ عزیز بچہ کو امتیازی برکتوں اور ہر طرح کی برکتوں کے ساتھ نوازے اور صحت اور برکتوں اور لمبی عمر کے ساتھ سلسلہ حقہ احمدیہ کا مخلص خادم بنا کر اپنے خادموں کو ممنون فرمائے۔

خاکسار غلام رسول راجیکی

پشاور شہر

اذکروا موتاکم بالخیر (حدیث نبوی)

سیّد خلیل احمدؐ صاحب مرحوم

(از مکرم قریشی فصیح الدّین صاحب جمیل)

سید خلیل احمدؐ صاحب ۳ جنوری ۱۹۵۲ء کو کوئٹہ میں موٹر کار کے حادثہ سے وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت سید محمدؐ اصغر صاحب آف مونگھیری کے چھوٹے لڑکے تھے۔ وفات کے وقت اُن کی عمر قریباً ۲۸ برس تھی۔

آپ کے والد صاحب نے ایام طفولیت میں ہی آپ کو قادیان کی مقدس سرزمین میں دینی تعلیم کے حصول کی غرض سے بھیجدیا تھا۔ مرحوم اکثر فرمایا کرتے تھے۔ کہ جو کچھ میں نے قادیان میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے زیر سایہ رہ کر حاصل کیا۔ وہی میری عملی زندگی کا اصل سرمایہ ہے کہ جو کہ شاہراہ حیات کے ہر گام پر میری راہنمائی کرتا ہے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے جب جماعت کے نوجوانوں کو پاکستانی فوج میں بھرتی ہونے کی تلقین فرمائی۔ تو مرحوم نے اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے والد صاحب کی پیرانہ سالی کے باوجود اپنے آپ کو بھرتی کے لئے پیش کر دیا۔ اور فوج کے اُس شعبے میں بھرتی ہوئے۔ جو کہ اپنی اہمیت کے اعتبار سے فوج کے جملہ شعبوں پر فائق ہے۔ مرحوم بہت جلد ہی پاکستان ایئر فورس میں ترقی کر کے سارجنٹ کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ اکثر فرمایا کرتے تھے۔ کہ حضرت امیر المومنین کی دعاؤں کا کرشمہ ہے۔ کہ میرے ساتھ غیر احمدی کام کرنے والے احباب اب تک اس عہدہ تک نہیں پہنچ سکے۔ جو مجھ کو محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ملا ہے۔ تبلیغ کا بے حد شوق تھا۔ کوئی موقعہ تبلیغ کا ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے۔ چھٹی کا دن عموماً تبلیغ میں گذارتے۔ آپ مخالفت سے قطعی بے نیاز ہو کر اپنے کام میں منہمک رہتے تھے۔

گذشتہ فسادات میں جب حفاظت مرکز کے لئے مخلص اور مستعد نوجوانوں کو حضرت امیر المومنین نے تحریک فرمائی تو آپ چونکہ فوج میں نوکری پر ہونے کے باعث طویل رخصت نہیں لے سکتے تھے۔ اس لئے صرف چند روز کی رخصت لے کر قادیان چلے گئے۔ اور حتی المقدور اپنے بھائیوں کی امداد کی۔ جو کہ حالات دگرگوں ہو جانے کی وجہ سے بے دست و پا تھے۔

صبرو شکیب:۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو صبر کی غیر معمولی طاقت دی تھی۔ کسی قسم کا بھی ہوش ربا اور روح فرسا واقعہ آپ کو پیش آتا۔ آپ صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتے تھے۔ اور خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اپنے فرائض منصبی سے سرمو انحراف نہیں کرتے تھے۔ آپ جس محلہ میں سکونت پذیر تھے۔ وہاں اکثریت غیر احمدیوں کی تھی جو کہ ہمیشہ اس امر کا اعتراف کرتے تھے۔ کہ بے شک یہ احمدی ہیں۔ مگر اخلاق کے اعتبار سے اور باہمی سلوک کے اعتبار سے اُنہوں نے ایک اعلیٰ نمونہ قائم کیا ہے محلہ کا کوئی بھی فرد آپ کے اخلاق پر حرف گیری نہیں کر سکتا تھا۔ اکثر مرتبہ آپ کو جب فرصت ملتی۔ آپ محلہ میں بے کس و نادار حضرات کی امداد کرتے اور ان کا کام خندہ پیشانی سے کرتے

مرحوم حضرت امیر المومنین اور دیگر افراد خاندان سے بہت محبت اور عقیدت رکھتے تھے۔ حضور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ربوہ میں زمین خریدنے کے لئے روپیہ بھجوا دیا۔ مرحوم کی شبانہ روز دعا ہوتی تھی کہ کسی طرح ربوہ میں مکان بنوا کر اہل و عیال کو وہاں بھیجدیں

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

تدبیر کنند بندہ تقدیر کنند خندہ

مرحوم کی چندوں کی ادائیگی کے بارے میں انضباط کا یہ عالم تھا۔ کہ ماہوار مشاہرہ کے ملتے ہی سب سے پہلے چندہ ادا کرنا فرض اولین سمجھتے تھے۔ ایک بار کسی وجہ سے اس میں سستی ہو گئی۔ تو ایک عرصہ تک اس پر متاسف رہے۔

ہر کس و ناکس سے خندہ پیشانی سے ملتے تھے۔ آپ نے کبھی کسی کی دل آزاری نہیں کی تھی۔ بلکہ اگر کسی نے حدود سے متجاوز ہو کر اشتعال کی راہ اختیار کی۔ تو اس کو نہایت بردباری سے برداشت کیا۔ اپنے حلقۂ احباب میں ظرافت اور بذلہ سنجی کی وجہ سے بہت مقبول تھے۔ اور اسی واقفیت اور باہمی دوستی سے استفادہ کرتے ہوئے آپ تبلیغ کے فرض کو ہمیشہ پیش نظر رکھتے تھے۔ آپ کے ایک غیر احمدی دوست نے آپ کی باتوں سے متاثر ہو کر احمدیت کا مطالعہ شروع کیا۔ اس غیر احمدی دوست پر اس قدر احمدیت کا اثر ہوا۔ کہ اُس نے اپنے گھر والوں کی لاعلمی میں چندے دینے شروع کئے۔

وفات:۔ مرحوم میرے بہنوئی تھے۔ وفات سے چند روز قبل میری بڑی ہمشیرہ نے متعدد متوحش خوابیں دیکھیں ان متوحش خوابوں کو دیکھ کر ہمشیرہ کی حالت غیر ہو جاتی تھی۔ اور اس کی تصدیق پھر بعد ازاں اس طرح ہوئی۔ کہ جب ایک دن اچانک کوئٹہ کے ایئر فورس ہیڈ کوارٹر سے ہم کو بذریعہ ٹیلیگرام مطلع کیا گیا۔ کہ سارجنٹ احمد موٹر کار کے حادثہ میں شدید مجروح ہونے کے باعث زخموں سے جانبر نہیں ہو سکے اور وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

بعد ازاں تفصیلات معلوم ہوئیں۔ تو پتہ چلا کہ مرحوم کی وفات نہایت دردناک حالت میں ہوئی ہے۔ یعنی جس موٹر کار میں مرحوم سوار تھے۔ وہ کسی ٹرک سے متصادم ہو جانے کے باعث الٹ گئی۔ اور موٹر کار کا ایک حصہ مرحوم کے دماغ میں ایسی جگہ لگا کہ جس کے لگنے سے وہ زخم کی تاب نہ لا سکے۔

اس موقعہ پر میں مرحوم کے غیر احمدی دوستوں کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جنہوں نے انسانی ہمدردی کا بہت اچھا نمونہ دکھایا۔ چونکہ وفات کے وقت ہم میں سے کوئی بھی اُن کے قریب نہیں تھا۔ اور ہمشیرہ بالکل اکیلی تھیں۔ اور کوئی قریبی رشتہ دار بھی کوئٹہ میں اس وقت موجود نہ تھا۔ مرحوم کے دوستوں نے انتہائی ہمدردی سے آپ کی تجہیز و تکفین کا انتظام کیا۔ اس میں زیادہ تر دخل مرحوم کی ان صفاتِ حسنہ کا تھا۔ جس کے باعث وہ اپنے حلقۂ احباب میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔

یہ واقعہ ہمارے خاندان کے لئے بڑا دردناک ہے۔ مرحوم کی ایک بیوہ اور دو چھوٹی چھوٹی بچیاں ہیں۔ احباب سے اور خصوصاً درویشان قادیان سے دردمندانہ التجا ہے۔ کہ وہ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ میری بہن کو اس عظیم صدمہ کے برداشت کرنے کی توفیق دے۔ اور کمسن بچیوں کا خود کفیل ہو۔ آمین یارب العلمین

سورج گرہن کے موقع پر
قادیان میں صلوٰۃ الکسوف کی ادائیگی

(از مکرم محمد حفیظ صاحب بقاپوری فاضل قادیان)

اسلام کیا ہے؟ یہی کہ انسان خدا کا ہو جائے۔ اور اُس کی یاد ہر دم اُس کے دل و دماغ پر غالب رہے اس لئے اسلام نے انسانی زندگی کے ہر تغیر عظیم کے وقت ذکر الٰہی رکھ دیا ہے۔ تا ایک سچے مسلمان کی نگاہ ہر آن اُسی کے آستانہ پر لگی رہے اور پھر ایسے مواقع انسانی زندگی پر بیشمار آتے ہیں۔ جب کہ ایک خارجی تغیر اُسے باطنی اصلاح کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ ہماری پنجگانہ نمازوں کا بھی یہی حال ہے۔ چنانچہ اسی قسم کے ایک عمدہ اور عجیب نکتہ کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب کشتی نوح میں اشارہ فرمایا ہے۔ پھر اس نظریہ کے ماتحت جوں جوں آپ اسلامی عبادات پر غور کریں گے۔ آپ کو ہر جگہ یہی خوبی نظر آئے گی فتبارک اللّٰہ احسن الخالقین

بلاشبہ سورج یا چاند کا گہنا جانا بھی دنیا میں ایک تغیر عظیم کا رنگ رکھتا ہے اگرچہ وجود و اپنے مقررہ وقت پر اس عالم کو بقعۂ نور بنا دیتا ہے۔ اس پر بھی ایک وقت ایسا آتا ہے۔ کہ اُس کی آب و تاب کی روشنی ہماری زمین پر نہیں پڑ سکتی۔ اور اس کی وجہ سے ہمارا کرہ ارض کچھ دیر کے لئے اس نور سے محروم رہتا ہے۔

قادیان میں مورخہ ۲۵ فروری کو سورج گرہن دیکھا گیا۔ اور مسنون طریق پر صلوٰۃ الکسوف ادا کرنے کا انتظام مسجد اقصیٰ میں کیا گیا۔ چنانچہ ہندوستانی وقت کے مطابق جب ۳ بجکر ۱۱ منٹ پر سورج گرہن شروع ہوا۔ اور تمام احباب مسجد اقصیٰ میں جمع ہو گئے۔ تو مکرم حافظ اللہ دین صاحب نے مسنون طریق پر نماز پڑھائی۔ اور قرآن پاک کا ایک خاصہ حصہ ہر دو رکعات میں پڑھا چنانچہ کم و بیش ایک گھنٹہ میں چار رکوع اور چار سجدوں کی دو رکعات ختم ہوئیں۔

اس نماز کی ادائیگی کے بعد نماز عصر ادا کی گئی۔ اور بعدہٗ اس عاجز نے ایک مختصر تقریر میں بتایا کہ سورج اور چاند گرہن کیونکر لگتا ہے؟ اور ایسے مواقع پر سنت نبوی کیا ہے؟ چنانچہ جملہ احباب نے نہایت توجہ اور دلچسپی سے اس تقریر کو سنا۔

ضمنی طور پر اس بات پر بھی روشنی ڈالی گئی۔ کہ چاند اور سورج گرہن کا ایک خاص تعلق ہمارے سلسلہ کے ساتھ ہے۔ اور وہ خاص گرہن جو ۱۸۹۴ء کے رمضان المبارک میں تھا جس میں ایک طرف حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہوئی اور دوسری طرف حضرت مہدی مسعود علیہ السلام کی صداقت کیلئے ایک آسمانی نشان کا ظہور ہوا گویا چاند اور سورج کا وقت مقررہ پر گہنا جانا جہاں امام مہدی کے ظہور کی خبر دیتا ہے۔ وہاں اس بات پر بھی مہر تصدیق ثبت کرتا ہے۔ کہ آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پیشتر عرب کے اُمّیؐ نے جو خبر دی تھی۔ نہایت صفائی کے ساتھ پوری ہوئی۔ آپ نے فرمایا تھا۔ کہ "ہمارے مہدی کے لئے دو زبردست نشان ظاہر ہوں گے۔ کہ رمضان شریف کے مہینہ میں چاند گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات اور سورج گرہن کی تاریخوں میں سے درمیانی تاریخ کو گرہن ہو گا۔ چنانچہ ۱۸۹۴ء کے رمضان المبارک میں یہ نشان پورا ہوا۔ جب کہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ مہدیت کا دعویٰ دنیا کے سامنے پیش کر چکے تھے

بلاشبہ اگر آج روئے زمین پر کوئی زندہ مذہب ہے تو اسلام اور زندہ رسول ہے۔ تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ان کے زندہ ہونے کا اس قدر ثبوت کافی ہے کہ اسلام کا خدا ایک حی و قیوم خدا ہے۔ جو اپنے بندوں سے اسی طرح کلام کرتا ہے۔ جیسے قرون اولیٰ میں کرتا تھا۔ اس بزرگ نبیؐ کا فیضان اب تک برابر جاری ہے۔ اس کی بتائی ہوئی باتیں ہمارے اس زمانہ میں بھی پوری ہو رہی ہیں۔ اور یہی تازہ معجزات و نشانات زندہ مذہب کی جڑھ ہیں۔ اور یہی زندہ رسول کی صداقت کی دلیل ہیں۔ کس کی مجال ہے کہ ساڑھے تیرہ سو سال پیشتر اس قسم کی خبر دے کہ چاند اور سورج کو مقررہ تاریخوں میں گرہن لگے گا۔ اور اُس وقت ایک مہدی زمان نے دعویٰ بھی کیا ہو۔ اور پھر ایسا ہی معرض ظہور میں بھی آ جائے۔ بلاشبہ یہ اس عالم الغیب ہستی کی خبر ہے۔ جو اس کے برگزیدہ کے منہ سے نکلی۔ اور اپنے وقت پر پوری ہوئی۔

اگرچہ موجودہ زمانہ کے سائنسدانوں اور ماہرین علم ہیئت نے ثابت کیا ہے۔ کہ نظام شمسی کے گردش کھانے کے نتیجہ میں سورج اور چاند زیر اثر آ جاتے ہیں۔ لیکن ایک عارف ربانی ایسے ہی مواقع سے عرفان الٰہی کے نکات نکالتا اور ایسے ہی اوقات میں توجہ الی اللہ پر زور دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے، کہ اس قسم کے مواقع پر حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر گھبراہٹ کے آثار نظر آتے اور آپ دعاؤں اور ذکر الٰہی کی تاکید فرماتے۔ دراصل بموجب مقولہ ہر کہ عارف تر است ترساں تر است۔ تیز آندھی یا تیز بارش بھی ایک واصل باللہ کو یاد الٰہی کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ اور اسی کے مطابق حضورؐ اپنی اُمت کو اس طرف متوجہ فرماتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ صدقہ و خیرات کی بھی تلقین فرماتے ہیں۔

(باقی صفحہ ۷)

سورج گرہن کے موقعہ پر (بقیہ صفحہ ۶)

چنانچہ تقریر ہو کے اور آخر میں اس اسوہ حسنہ پر بھی عمل کرنے کیلئے احباب جماعت میں صدقہ کی تحریک کی گئی۔ جس پر قریبا ہر دوست نے حسب توفیق حصہ لیا ۔ اور یہ خاص رقم جمع کر کے حضرت امیر صاحب مقامی کی خدمت میں پیش کی گئی۔ تا وہ مستحقین تک پہنچا دیں۔

چونکہ ۱۹۴۷ء کے انقلاب عظیم کے بعد یہ پہلی صلوٰۃ الکسوف تھی ۔ جو قادیان میں ادا کی گئی ۔ اس لحاظ سے اس کی ادائیگی ایک عجیب کیفیت رکھتی تھی ۔ ایک طرف ہزاروں ہزار لوگ حقیقت حال سے ناواقف اور اسلامی نکتہ سے بے خبر بیٹے کاروبار میں منہمک اور اپنے حقیقی خالق و مالک کی یاد سے لاپرواہ ہو کر سے ایک تماشہ سا دیکھتے ۔ مگر عین اس وقت ایک مٹھی بھر درویشوں کی جماعت خدا کے حضور سر بسجود تھی ۔ کہ الٰہی یہ تغیر اور یہ انقلاب جو آج ایک عالم کو نظر آرہا ہے بے شک اس مذکورہ میں تو نہ کوئی خرابی ہوئی سادہ نہ کوئی نقص ظاہر ہوا مگر محض وجوہات کے ماتحت زمین اس کے نور سے محروم ہے ۔ اس لئے اے ہمارے پروردگار تو اس بھولی بھٹکی دنیا کو دوبارہ ہدایت دکھا ۔ تا اس کے اعمال سیاہ نہ ہوں ۔ منور کرنوں کے سامنے روک نہ بنیں اور ان کے تاریک دلوں کو روشنی بخشیں ۔ آمین ۔

خدا کا شکر ہے ۔ کہ بدلے ہوئے حالات میں درویشان کو اس سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے احیاء کی توفیق ملی اور اجتماعی دعا کا اچھا موقعہ میسر آیا ۔ خدا تعالیٰ نے ان سب دعاؤں کو قبول فرمائے ۔ اور ان کے بہتر نتائج پیدا کرے ۔ اور آئندہ ظاہر ہونے والے تغیرات کو اسلام اور احمدیت کے لئے موجب برکت بنائے ۔ آمین

احباب توجہ فرمائیں

بیروزگاری کی وجہ سے میری حالت بہت خراب ہے ۔ میں دوستوں کی خدمت میں استدعا کرتا ہوں ۔ کہ اگر کسی دوست کو چوکیدار ۔ چپراسی ۔ ہیڈ یا ہیلپر کی ضرورت ہو ۔ تو مجھ غریب کی طرف توجہ فرماتے ہوئے میری غریب پروری فرمائیں ۔ مشکور اور ممنون احسان ہونگا (خاکسار ملک برکت علی ولد میراں بخش کنجاہ ضلع گجرات)

درخواست ہائے دعا

برادرم سلیم ابن خواجہ محمد گل صاحب حال کراچی بعارضہ اپنڈے سائٹس علیل ہے ۔ احباب اس کی صحت کیلئے دعا فرمائیں ۔ (خواجہ نذیر احمد لاہور)

(۱) مکرم خاں صاحب شیخ جلال الدین صاحب کی بیگم صاحبہ عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں ۔ گو نسبتاً افاقہ ہے کامل صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے ۔

(۲) محترمہ بیگم صاحبہ برادرم مکرم بابو عبدالرحمن صاحب ایم ۔ اے تین ماہ سے بیمار چلی آتی ہیں ۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں ۔ (غلام محمد تالپور)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲/۲/۵۲ کو چھٹی لڑکی عطا کی ہے ۔ احباب سلسلہ اس کی درازی عمر اور خادمہ دین بننے کے لئے دعا فرمائیں ۔ نیز میری اہلیہ دو تین دنوں سے بیمار ہے ۔ اس کی صحت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے ۔ (بشیر احمد ایس ۔ ایم ۔ مومن)

اینگلو مصری مذاکرات معرض التواء میں

مصر کی موجودہ صورت حال

لندن ۴ مارچ۔ برطانوی مصری مذاکرات کے لئے ابھی تک کسی تاریخ کا تعین نہیں کیا گیا۔ بعض مبصرین کا ... برطانوی سفیر کو بات چیت ... نہیں ہوگی۔ خیال ہے کہ مصر کی نئی وزارت اپنی پیش رو وزارت کی پالیسی پر زیادہ جوش اور مستعدی سے عمل پیرا ہوگی۔ موجودہ وزیراعظم ہلالی پاشا ایک قابل اور تجربہ کار سیاسی رہنما ہیں۔ آپ سابقہ وفد وزارتوں میں بھی کام کر چکے ہیں۔ بعض مبصرین کی رائے میں سابقہ وزارت کی ناکامی کی وجہ ایک یہ بھی تھی کہ وہ وفد پارٹی سے مصالحت کرنے کی کوششوں میں لگی رہی۔ اور خود اعتمادی سے کوئی ٹھوس کام نہ کر سکی۔ لیکن موجودہ ہلالی وزارت ملک کی صورت حال کے پیش نظر آزادانہ طور پر کوئی پالیسی وضع کرے گی۔ اور ملک کے اندرونی حالات کو بھی بہتر بنانے کی کوشش کی جائے گی۔ نیز ہلالی وزارت مشرق وسطیٰ کے لئے ان دفاعی تجاویز پر بھی غور کرنے کے لئے تیار ہو جائے گی جنہیں نحاس پاشا نے ٹھکرا دیا تھا۔

امریکہ کا چار نکاتی فنی امداد کا پروگرام

واشنگٹن ۴ مارچ۔ امریکہ کے محکمۂ دفاعی تحفظ کے ناظم مسٹر ادسکر ایونگ نے کہا ہے کہ امریکہ کا ۴ نکاتی فنی امداد کا پروگرام۔ اشتراکیت کے خلاف بالواسطہ جنگ کا پروگرام نہیں ہے بلکہ اس کا مقصد بھوک، افلاس اور بیماریوں کے خلاف وسیع پیمانہ پر جدوجہد کرنا ہے۔ اور اس طرح دنیا کی قوموں کے درمیان بین الاقوامی مفاہمت اور ہم آہنگی کی بنیاد رکھنا ہے۔ مسٹر ادسکر ایونگ نے ان خیالات کا اظہار ایک تقریر میں کیا۔ جس میں آپ نے جمہوری ملکوں اور اشتراکی ممالک کے تصورات کے بنیادی فرق کو واضح کیا ہے۔ آپ نے کہا کہ ہم دنیا کے مختلف لوگوں کو اپنے تجربات سے فائدہ اٹھانے میں مدد دینا چاہتے ہیں۔ تا وہ اپنا معیار بلند کر سکیں۔

(ی۔ س۔ ا۔ س)

عظام پاشا دوبارہ عرب لیگ کے سیکرٹری مقرر ہوں گے

دمشق ۴ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ اس ماہ عرب لیگ کونسل اپنے اجلاس میں عبد الرحمان عظام پاشا کے دوبارہ سیکرٹری جنرل کے عہدہ پر تقرر کے بارے میں غور کریگی۔ آپ کے موجودہ عہدہ کی معیاد اس ماہ کے آخر میں ختم ہو رہی ہے دیگر مسائل کے علاوہ محکمہ نشر و اشاعت کے قیام کے متعلق بھی غور کیا جائے گا۔

(اسٹار)

آبدوز کشتیوں کا تعاقب کرنیوالا جہاز

دمشق ۴ مارچ۔ شام کی وزارت خارجہ کو پیرس میں اپنے سفیر کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ انہوں نے حکومت فرانس سے آبدوز کشتیوں کا تعاقب کرنے والا ایک جہاز حاصل کر لیا ہے اور اب یہ جہاز ایک شامی تجربہ کار افسر کی نگرانی میں مارسیلز سے روانہ ہو چکا ہے حکومت فرانس اس کے علاوہ دو اور ایسے جہاز بھی شام کے لئے بنوا رہی ہے جو موسم گرما تک مل جائیں گے۔ (اسٹار)

شاہ طلال اور انکے بھائی کے اختلافات دور ہو گئے

دمشق ۴ مارچ۔ عمان سے آمدہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ عراق کی بعض اہم شخصیتوں کی مصالحانہ کوششوں کے باعث شاہ طلال اور ان کے بھائی امیر نعیف کے اختلافات دور ہو گئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ امیر نعیف کو پیرس یا واشنگٹن میں سفیر مقرر کر دیا جائے گا۔

(اسٹار)

عرب کرنسی کو متحد کرنیکی تجویز

دمشق ۴ مارچ۔ شام کی وزارت مالیات کو عرب لیگ کی طرف سے ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ عراقی حکومت کی تجویز پر تمام عرب ممالک کی کرنسی کو متحد کرنے کے متعلق عرب لیگ غور کر رہی ہے تاکہ ایک مرکزی کل عرب بنک قائم کیا جا سکے رپورٹ میں مزید بتایا گیا ہے کہ حکومت عراق اس مسئلے کا مطالعہ پہلے ہی کر چکی ہے لیگ کی سیاسی کمیٹی سے بھی اس تجویز کے متعلق رائے لی جائے گی۔ (اسٹار)

عرب ممالک میں اقوام متحدہ کے سکول

قاہرہ ۴ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ عرب ممالک میں اقوام متحدہ کی ریلیف اور ورکس ایجنسی کی طرف سے ۱۷۱ سکول قائم کئے گئے ہیں۔ ان میں فلسطین کے عرب مہاجرین کے پچاس ہزار بچے زیر تعلیم ہیں۔ (اسٹار)

دمشق ۴ مارچ۔ شام کے حالیہ فوجی انقلاب میں متعدد شامی پارلیمانی ارکان کو گرفتار کر لیا گیا تھا۔ ان میں سے سید عبد کنجیا کو رہا کر دیا گیا ہے (اسٹار)

لوکل باڈیز کو حکومت اپنی تحویل میں لے لیگی

ٹرانسپورٹ سروس کو قومیانے کی تجاویز

لاہور ۴ مارچ آج وقفہ سوالات کے دوران میں پنجاب اسمبلی میں وزیر صحت سردار عبد الحمید دستی نے انکشاف کیا کہ سنہ ۱۹۴۹ء میں پنجاب میں ۱۱۶۶۰ زندگیاں تپ دق کی نذر ہو گئیں۔ ... حکومت اس وبا کے سدباب کے سدباب کیلئے صوبے کے ہر ضلع میں تپ دق کی ایک ایک کلنک مہیا کر رہی ہے اور سانگلہ ہل کے سینی ٹوریم کو وسعت دی جا رہی ہے۔

ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر موصوف نے کہا جن بلدیات کے نظم و نسق کے بارے میں یہ پتہ چلا کہ وہ بالکل برباد ہو رہا ہے تو حکومت ان کا نظم و نسق اپنی تحویل میں لے لیگی۔

وزیر امور عامہ نواب زادہ محمد خاں لغاری نے بتایا کہ حکومت صوبے میں ٹرانسپورٹ سروس کو قومی ملکیت قرار دینے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔

بغیر کھڑکیوں والی عمارتیں

جنیوا ۱ مارچ۔ بین الاقوامی لیبر آرگنائزیشن کی ایک رپورٹ میں جو دوکانوں اور دفتروں کی ساخت سے متعلق ہے۔ عوام کو آگاہ کیا گیا ہے کہ اس ایٹمی عہد میں بغیر کھڑکیوں کی عمارتیں نہایت خطرناک ثابت ہو سکتی ہیں اگر کسی عمارت میں کھڑکیاں نہ ہوں تو بم کا دھماکا زیادہ تیزی کے ساتھ اس پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ نیز آگ لگ جانے کی صورت میں دھوئیں کا نکاس نہ ہونے سے بھی پریشانی پیدا ہو سکتی ہے۔ کمرے دھوئیں سے بھر جانے سے جہنم کا نمونہ بن جائیں گے

رپورٹ میں مشورہ دیا گیا ہے کہ اگر کہیں زمین دوز عمارتیں تعمیر کی جائیں تو کم سے کم ایک بیرونی دیوار ایسی ہو جس پر باہر کی ہوا اثر انداز نہ ہو سکے۔ اندر اس میں لگا ہوا سامان تعمیر مقابلۃً ہلکا ہو تاکہ بم کا دھماکہ پہنچنے پر وہ فوراً گر جائے اور اس طرح دھماکے کا زور رک جائے۔ مزید کہا گیا ہے کہ اگر ایسی کسی عمارت کو باہر کی دھوپ اور ہوا سے بالکل محروم رکھا گیا تو اندر کام کرنے والوں کی دماغی اور جسمانی صحت پر بہت برا اثر پڑے گا اور ان کی کارکردگی بھی کم ہو جائے گی۔

تیل کیلئے نئی پائپ لائن

لنڈن ۴ مارچ عراق پٹرولیم کمپنی کی نئی پائپ لائن کرکوک سے بنی آس تک ۵۶۰ میل کے راستے پر بچھا دی گئی ہے۔ یہ لائن اٹھارہ ماہ کے عرصہ میں تیار ہوئی ہے اور عراق سے تیل لے جانے کی سب سے بڑی لائن ہے۔ اس میں سالانہ ...۰۰۰ ٹن خام تیل کرکوک سے بنی آس تک جائے گا۔ کرکوک اور ٹریپولی (لبنان) کے درمیان بھی ۵۳۲ میل لمبی پائپ لائن موجود ہے۔ (اسٹار)

پاکستان دستور ساز اسمبلی کی خالی نشستیں

کراچی ۴ مارچ۔ پاکستان مسلم لیگ کے سابق صدر اور مسلم پیپلز آرگنائزیشن کے محرک چودھری خلیق الزمان نے مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ سے درخواست کی ہے کہ انہیں دستور ساز اسمبلی میں بنگال کی دو خالی نشستوں میں سے ایک نشست کیلئے ٹکٹ دیدیا جائے

یہ دو نشستیں قائد ملت کے قتل اور مسٹر حمید الحق چودھری کے نااہل قرار پا جانے کے بعد خالی ہوئی تھیں۔ ۲۵ فروری کو پارلیمنٹری بورڈ کا اجلاس منعقد ہوا۔ لیکن دونوں درخواستوں کے لئے موصولہ درخواستوں کے بارے میں کوئی فیصلہ نہ کیا گیا۔

گورنر پنجاب ہسٹری کانفرنس کا افتتاح کرینگے

لاہور ۳ مارچ گورنر پنجاب مسٹر اسمٰعیل چندریگر جمعہ کے روز یونیورسٹی سینٹ ہال میں دوسری پاکستان ہسٹری کانفرنس کا افتتاح کریں گے۔ یہ کانفرنس تین روز تک جاری رہے گی اور ملک کے ہر حصے سے مندوبین اس میں شامل ہوں گے

ریڈیو پاکستان کے نمائندہ لاہور نے بتلایا کہ اس کانفرنس کے دوران میں بیش قیمت دستاویزوں سکوں اور تصویروں کی نمائش کا بندوبست بھی کیا جا رہا ہے۔ ہسٹری کانفرنس کی کارروائی تین حصوں میں تقسیم ہوگی انڈو پاکستان ہسٹری" "اسلامک ہسٹری اور تاریخ کا عام موضوع۔

پاکستانی زائرین اور حکومت ایران

طہران ۴ مارچ۔ حکومت ایران نے اپنی سرحدوں کی کسٹم چوکیوں کے افسروں کو ہدایات جاری کی ہیں کہ وہ پاکستانی زائرین کی عزت و احترام ملحوظ رکھا کریں گے۔ اعلیٰحضرت شاہ ایران نے ایرانی عوام کو حکم دیا کہ ایرانی پاکستانی بھائیوں سے برادرانہ سلوک کریں۔